Areej Farooq
Batch 53
LMS ID 33581

Islamic Studies

Final Mock Exam

حصہ دوم

سوال نمبر (2)

اسلام میں روزے کا تصور اور اہمیت کیا ہے؟ نیز یہ بھی واضح کریں کہ اس کے فرد اور معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

دینِ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ دینِ اسلام کی یہ خوبصورتی ہے کہ دینِ اسلام میں بیان کردہ عقائد و عبادات انسان کی نہ صرف آخرت کی زندگی کے لیے مفید ہوتے ہیں بلکہ یہ انسان کی موجودہ زندگی میں بھی کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔ دینِ اسلام کا بہت اہم عقیدہ عبادت رکن روزہ ہے۔ روزہ ایک بدنی عبادت ہے اور اس کو دینِ اسلام میں فرضی اہمیت حاصل ہے۔ روزے کے بہت سے رموز اور مفید اثرات انسان کی انفرادی اور معاشی زندگی پر رونما ہوتے ہیں۔ جن کو مندرجہ ذیل میں بیان کیا گیا ہے

اسلام میں روزے کا تصور

دینِ اسلام میں بدنی روزہ کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ دینِ اسلام کے پانچ اہم ارکان میں سے ایک رکن روزہ ہے۔ روزہ بدنی عبادت ہے۔ دنیا کے کسی بھی مذہب میں روزہ جیسی عبادت کا تصور نہیں ہے۔ روزہ اللہ تعالیٰ کے احکامات

تاریخ:____

کی پیروی کرتے ہوئے کھانے پینے کی چیزوں سے اجتناب کرنا ہے
اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مخصوص ماہ میں پورے مہینے
روزے رکھے جاتے ہیں ۔ یہ انفرادی خصوصیت صرف دین
اسلام کو ہی حاصل ہے۔ روزہ دین اسلام میں روزہ نہ صرف
انسان کی جسمانی راہنمائی کرتا ہے بلکہ انسان کی اخلاقی
تربیت بھی کرتا ہے۔ جب کوئی روزے کی حالت میں ہوتا ہے
تو وہ ان باتوں اور ان چیزوں سے بھی دور رہنے کی کوشش
کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے ۔

روزہ (معنی و مفہوم)

روزہ کا معنی: لفظ روزہ کو "صوم" کہا جاتا ہے ۔ اس
کا معنی ہے "رک جانا"

مفہوم: روزہ شرعی لحاظ سے اس سے مراد ہے صبح صادق
سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور مباشرت سے رکنا
روزہ کہلاتا ہے۔

اسلام میں روزے کی اہمیت

دین اسلام میں روزہ کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ جب رمضان
کے مہینے میں تمام لوگ روزہ کے لیے اہتمام کرتے ہیں تو یہ
اس کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ روزہ پہلے امتوں پر بھی فرض
تھے اور آنے والی تمام نسلوں پر بھی فرض ہیں۔ روزے کا
حکم ۲ ہجری میں آیا ہے۔

قرآن پاک کی سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۝

ترجمہ: "پس تم میں سے جو ماہِ رمضان کو پائے وہ ضرور اس کے روزے رکھے۔"

اس آیت سے روزے کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے کہ روزے رکھنے کا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کے لیے ہے۔ سابقہ امتوں پر بھی رمضان کے روزے فرض کیے گئے تھے جس کا مقصد امتِ مسلمہ کو پرہیزگار اور تقویٰ والا کرنا ہے۔

روزہ کے انفرادی زندگی پر اثرات

روزہ کے ~~مندرجہ ذیل~~ بہت سے اثرات انفرادی زندگی پر رونما ہوتے ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں:

1. قربانی و ایثار کا جذبہ
2. صبر و شکر کرنے کا جذبہ
3. وقت کی پابندی
4. رضائے الٰہی کا حصول

1. قربانی و ایثار کا جذبہ: روزہ مسلمانوں میں قربانی اور ایثار کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ جب کوئی بندہ روزے کی حالت میں ہوتا ہے تو اسے اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ بھوکے پیاسے لوگ کس قدر اذیت سے گزرتے ہونگے۔ یہ چیز اس کے دل میں لوگوں کے لیے ایثار اور قربانی کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔

تاریخ: ______

2. صبر شکر کرنے کا جذبہ: جب بھوکا بندہ روزے کی حالت میں بھوکا پیاسا ہوتا ہے تو تب اسے اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کا خیال آتا ہے اور یہ چیز اسے صبر شکر کرنے کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ اور وہ صبر کرنا سیکھ جاتا ہے۔

3. وقت کی پابندی: رمضان کا پورا مہینہ وقت کی پابندی سکھاتا ہے۔ رمضان کے مہینے میں ہر چیز وقت کے مطابق کی جاتی ہے اور یہ پورا مہینہ مسلمانوں کے لیے (training) کا باعث بنتا ہے۔ جس کے بعد وقت کی پابندی ضروری ہو جاتی ہے۔

4. رضائے الٰہی کا حصول: روزہ کا حکم چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس حکم کو بجا لانے پر مسلمانوں کے لیے اجر و ثواب مقرر ہے۔ جنت میں ایک ایسا دروازہ ہے جس میں سے صرف روزے دار گزریں گے۔ یہ اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ روزے کے عوض اپنے بندوں کو اجر عطا کرے گا۔

روزہ کے معاشرے پر اثرات

روزے کے بہت سے موثر اثرات معاشرے پر مرتب ہوتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں

1. اخوت و بھائی چارہ کا درس

2. مذہبی ہم آہنگی

3. مسلم اتحاد

تاریخ: ______

4. فلاحی کاموں کی طرف رغبت

1. اخوت و بھائی چارہ کا درس: روزہ مسلمانوں میں اخوت و بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔ جب تمام مسلمان روزے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی پیروی کرتے ہیں تو ان میں اخوت و بھائی چارہ کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔

2. مذہبی ہم آہنگی: روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو کہ ایک مخصوص وقت میں ادا کی جاتی ہے۔ پوری دنیا میں جہاں جہاں بھی مسلمان جب ایک ہی عبادت میں مشغول ہوتے ہیں تو یہ بات مذہبی ہم آہنگی کو فروغ دیتی ہے۔

3. مسلم اتحاد: کسی بھی رنگ نسل اور قوم سے تعلق رکھنے والا شخص جو کہ مسلمان ہو اور مخصوص وقت میں جب پوری دنیا کے مسلمان روزہ رکھتے ہیں تو یہ مسلم امہ کے اتحاد کو ظاہر کرتی ہے۔

4. فلاحی کاموں کی طرف رغبت: رمضان کے مہینے میں فلاحی کاموں کو کرنے سے انسان کے دل میں ایک سکون پیدا کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے رمضان کا مہینہ گزر جانے کے بعد بھی معاشرے کے لوگ فلاحی کاموں کی طرف جڑے رہتے ہیں اور غریب عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔

نتیجہ:

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ دین اسلام میں باقی تمام ارکان کی طرح روزہ کو بھی مرکزی اہمیت حاصل ہے۔

روزہ نہ صرف انسان کی جسمانی نشوونما میں مددگار ثابت ہوتا ہے بلکہ یہ انسان کی اخلاقی اور معاشرتی پہلوؤں پر بھی مکمل راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ روزہ مسلمانوں کی نہ صرف زندگی میں بلکہ آخرت میں بھی کامیابی کا ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دین اسلام میں روزہ کو مرکزی اہمیت حاصل ہے

سوال نمبر (3)

صلح حدیبیہ کو تفصیل سے بیان کریں اور واضح کریں کہ یہ مسلمانوں کے لیے کس طرح سے سفارتی کامیابی تھی۔

صلح حدیبیہ ایک اہم معاہدہ تھا جو کہ 6 ہجری میں نبی اکرم ﷺ اور قریش مکہ کے درمیان ہوا تھا۔ یہ معاہدہ مکہ مکرمہ کے قریب حدیبیہ کے مقام پر ہوا۔ صلح حدیبیہ کی تفصیل اور اس کے اثرات مسلمانوں کے لیے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ کیونکہ صلح حدیبیہ کی وجہ سے مسلمانوں کو سفارتی کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ صلح حدیبیہ کی تفصیل اور مسلمانوں کے لیے سفارتی کامیابی کو درج ذیل میں بیان کیا گیا ہے

صلح حدیبیہ کی تفصیل

1۔ پس منظر

آپ ﷺ نے 6 ہجری میں عمرے کے ارادے سے مکہ جانے کا فیصلہ کیا۔ اس سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد تھی۔ قریش نے مسلمانوں کو سفر روکنے کے لیے حدیبیہ کے مقام پر مسلمانوں کو روک لیا۔

۲. معاہدہ کی شرائط: معاہدہ حدیبیہ کی کچھ اہم شرائط یہ تھیں۔

• **عمرہ کا التواء:** مسلمانوں کو اس سال مکہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی لیکن انہیں اگلے سال کے لیے مکہ آنے کی اجازت تھی۔

• **10 سالہ امن:** قریش اور مسلمانوں کے درمیان دس سال کا امن قائم کیا گیا۔ یعنی دونوں فریقین ایک دوسرے پر حملہ نہیں کریں گے۔

• **مکہ میں داخلہ:** مسلمانوں کو اگلے سال مکہ میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی تھی لیکن اس شرط کے تحت کہ وہ صرف تین دن تک مکہ میں رہیں گے اور اس دوران کوئی جنگ یا لڑائی نہیں ہوگی۔

• **پناہ گزینی:** اگر کوئی شخص قریش سے مسلمانوں کے پاس آ کر پناہ لینا چاہے گا تو اسے واپس کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر کوئی مسلمان قریش کے پاس جائے گا تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔

۳. مسلمانوں کیلئے سفارتی کامیابی

1. امن کا قیام
2. دعوت اسلام کا پھیلاؤ
3. مکہ کی فتح کا راستہ

تاریخ: ______

1. امن کا قیام: معاہدے کے ذریعے دس سال تک قریش اور مسلمانوں کے درمیان جنگ کا خاتمہ رہا۔ جس سے مسلمانوں کو اپنے آپ کو مستحکم کرنے کا موقع ملا۔

2. دعوتِ اسلام کا پھیلاؤ: صلح حدیبیہ کے بعد مسلمانوں کے لیے دوسرے قبائل کے ساتھ روابط بڑھانے اور دینِ اسلام کی دعوت کو پھیلانے کا موقع ملا۔ جس کی وجہ سے بہت سے قبائل اسلام قبول کرنے لگے کیونکہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ کا خطرہ نہیں تھا۔

3. مکہ کی فتح کا راستہ: یہ معاہدہ مسلمانوں کے لیے ایک بڑی حکمت عملی ثابت ہوا کیونکہ قریش نے اپنے وعدوں کو توڑنے کے بعد مسلمانوں کو مکہ میں داخل ہونے کا موقع فراہم کیا۔ جو بالآخر 8 ہجری میں مکہ کی فتح کی صورت میں ظاہر ہوا۔

صلح حدیبیہ کے نتائج:

صلح حدیبیہ کے درج ذیل نتائج سامنے آ چکے ہیں

1. اسلام کا پھیلاؤ
2. قریش کا دھوکا
3. سیاسی و مذہبی کامیابی

1. اسلام کا پھیلاؤ: معاہدے کے بعد مسلمان زیادہ آرام سے اپنا پیغام پھیلانے لگے۔ اس کی وجہ سے دینِ اسلام

تاریخ: ______

کی مرقبولیت میں اضافہ ہوا۔

2. قریش کا دھوکا: قریش نے معاہدے کی شرائط کو توڑا جس کا نتیجہ مسلمانوں کے لیے فتح میں بدل گیا مسلمانوں نے اس موقع پر مکے کو فتح کیا اور قریش کا غرور ٹوٹ گیا۔

3. سیاسی و مذہبی کامیابی: صلح حدیبیہ نے نبی کریم ﷺ کی سیاسی حکمت عملی اور مسلمانوں کی طاقتور سفارتکاری کو ثابت کیا۔ جس نے مستقبل میں مسلمانوں کے لیے کئی کامیابیاں حاصل کیں۔

نتیجہ:-

صلح حدیبیہ مسلمانوں کے لیے سفارتی کامیابی تھی کیونکہ اس نے انہیں امن کا موقع فراہم کیا اور دعوت اسلام کو پھیلانے کا موقع دیا۔ اس معاہدے کی بدولت مسلمانوں نے اپنا سیاسی اثر و رسوخ کو بڑھایا اور قریش کے ساتھ غیر متنازعہ تعلقات قائم کئے۔ جو بالآخر مکہ کی فتح اور اسلام کے دنیا بھر میں پھیلاؤ کی راہ ہموار کرنے میں مددگار ثابت ہوا۔

سوال نمبر (4)

خطبہ حجۃ الوداع کا انسانی حقوق کے ایک جامع دستاویز کے طور پر تجزیہ کریں۔

خطبہ حجۃ الوداع جو کہ نبی کریم ﷺ نے 10 ہجری میں اپنے آخری حج کے موقع پر دیا۔ یہ خطبہ انسانی حقوق کی ایک جامع دستاویز کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس خطبے میں بنیادی انسانی

تاریخ ______

حقوق، عدل و انصاف، مساوات اور اخلاقی اصولوں پر زور دیا گیا ہے
چونکہ آج کے دور میں بھی ایک مثالی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ ذیل میں
اس خطبے کا انسانی حقوق کے تناظر میں تجزیہ پیش کیا جا رہا ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع میں انسانی حقوق کے متعلق اہم نکات:

خطبہ حجۃ الوداع میں درج ذیل نکات بیان کیے گئے۔

1. مساوات اور انسانیت کی برابری
2. جان و مال اور عزت کی حفاظت
3. خواتین کے حقوق
4. سود کی ممانعت اور معاشی انصاف
5. نسلی و قومی تعصبات کا خاتمہ
6. مذہبی آزادی
7. غلامی کے خاتمے کی بنیاد

1۔ مساوات اور انسانیت کی برابری:

تاریخ:______

خطبہ میں رسول ﷺ نے فرمایا

"کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کسی کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے سوائے تقویٰ کے"

تجزیہ: یہ اعلان نسلی اور قومی تعصبات کے خاتمے کا اعلان تھا۔ اس اصول نے تمام مسلمانوں کو برابر قرار دیا۔ جدید انسانی حقوق کے اصول جیسے عدم تفریق (non-discrimination) اور مساوات اسی اصول سے ہم آہنگ ہیں۔

۲۔ جان و مال اور عزت کی حفاظت:

رسول ﷺ نے فرمایا:

"تمہارے خون، تمہارا مال اور تمہاری عزت تم پر ایک دوسرے کے لیے اسی طرح حرام ہے جیسے یہ دن (عرفہ کا دن)، یہ مہینہ (ذوالحجہ) اور یہ جگہ (مکہ مکرمہ) مقدس ہیں۔"

تجزیہ: یہ اعلان انسان کی جان و مال اور عزت کو یقینی بناتا ہے۔ جدید دنیا میں انسانی حقوق کے قوانین جیسے حق زندگی (Right to life) اور حق ملکیت (Right to property) اسی تعلیم سے متاثر ہو نظر آتے ہیں۔

۳۔ خواتین کے حقوق

رسول ﷺ نے خطبے میں فرمایا

"عورتوں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امانت کے طور پر لیا ہے"

تجزیہ: اس میں خواتین کے حقوق کا واضح اعلان کیا گیا ہے جس میں ان کی عزت و وقار کی حفاظت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ جدید انسانی حقوق میں جو خواتین کے حقوق کی بات کی جاتی ہے اس کی جڑیں اس تعلیم میں موجود ہیں شادی کے معاملے میں تحفظ دیا گیا اور مردوں کو نصیحت کی گئی کہ وہ عورتوں کے ساتھ عدل اور محبت سے رہیں۔

4۔ سود کی ممانعت اور معاشی انصاف

رسول ﷺ نے فرمایا

”سود کا مکمل خاتمہ کیا جاتا ہے“

تجزیہ: سود کی ممانعت کا اعلان ایک معاشی نظام کے قیام کی کوشش تھی جو استحصال سے پاک ہو۔ یہ اصول آج بھی معاشی انصاف اور غریبوں کے استحصال کو روکنے کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔

5. نسلی و قومی تعصبات کا خاتمہ:

آپ ﷺ نے فرمایا

”تم سب آدم کی اولاد ہو۔ اور آدم مٹی سے بنے تھے“

تجزیہ: اس اعلان نے تمام نسلی، قومی اور قبائلی فرق کو مٹانے کی تعلیم دی۔ آج کے انسانی حقوق کے نظریے میں یہ اصول مختلف قوموں اور مذاہب کے افراد کے درمیان برابری کا تصور فراہم کرتا ہے۔

6. مذہبی آزادی

آپ ﷺ نے فرمایا

"حق جس کوئی جبر نہیں"

تجزیہ: مذہبی آزادی کا یہ اصول انسانی حقوق کے چارٹر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس اعلان نے ہر انسان کو اپنے عقیدے پر عمل کرنے کا حق دیا ہے اور زبردستی مذہب کی تبدیلی کی مذمت کی ہے۔

۷۔ غلامی کے خاتمے کی بنیاد:

آپ ﷺ نے غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تلقین کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا

"غلاموں کے حقوق کا خیال رکھو ان کے ساتھ وہی سلوک کرو جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو"

تجزیہ: یہ اصول غلاموں کی حالت بہتر بنانے اور بالآخر غلامی کے خاتمے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ جدید دور میں غلامی کے خاتمے کے لیے جو جدوجہد ہوئی اس کی ابتداء دین اسلام کی تعلیمات سے جڑی ہیں۔

نتیجہ:

خطبہ حجۃ الوداع انسانی حقوق کی ایک جامع دستاویز ہے جو آج بھی عالمی انسانی حقوق کے چارٹر کے لیے مشعل راہ ہے۔ اس میں مساوات، عدل، خواتین کے حقوق، معاشی انصاف اور انسانی عزت و حرمت جیسے بنیادی اصول شامل ہیں۔ یہ خطبہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام نے 1400 سال پہلے ہی انسانیت کو وہ حقوق فراہم کیے جنہیں آج دنیا تسلیم کر رہی ہے۔